"انصار الاسلام"

کی طرف سے پیش ہے۔دولۃ الاسلامیہ کے مجلہ "دابق" کے شمارہ نمبر 10 کے ایک مضمون

“ They Are Not Lawful Spouses for One Another ”

(By Umme Sumayyah al-Muhajirah)

کا ترجمہ بعنوان

غیر شرعی خاوند

مولفہ: ام سمیہ المہاجرہ

بسم اللہ القوی المتین و الصلاۃ و السلام علی الصادق الامین وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد:

منافقین کو ظاہر کر دینے والی شام کی اس جنگ میں معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ میدان میں صرف دو خیمے رہ گئے، تیسرا خیمہ کوئی نہیں تھا۔ صفوں کی چھانٹی ہو گئی۔ اس جنگ میں ان دونوں صفوں میں فرق واضح کر دیا گیا۔ایک صف ان لوگوں کی جو صرف اللہ کی خاطر جہاد کرتے ہیں۔ جو ان شاء اللہ طائفہ منصورہ ہے، جس کو نہ اس کے مخالفین کچھ نقصان پہنچا سکیں گے اور نہ ہی ان کا ساتھ چھوڑ دینے والے۔[[لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔

(بخاری، کتاب المناقب ،باب سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ——)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا ان کی مخالفت کرنے والا یا ان کا ساتھ چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ از مترجم]]

اور دوسری صف ان کی ہے جو متعدد، مختلف تصورات مثلاً عوامی حکومت، وطن پرستی، قوم پرستی، لادینیت، جمہوریت، اشتراکیت وغیرہ کی خاطر لڑتے ہیں۔ یہ تمام کفریہ مقاصد ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم واضح نہیں فرمایا اور ان مقاصد کے لیے قتال کرنے والوں کو دنیا کی ذلت ورسوائی اور آخرت کے 'بڑھکتی آگ' کے عذاب کے علاوہ اس کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ اور ہر غیر جانب دار صاحب بصیرت شخص یہ جانتا ہے کہ جو لوگ وائٹ ہاؤس کے کتے اور اس کی کٹھ پتلی حکومتوں اور اتحادی تنظیموں کی طرف سے بطور" ایجنٹ" **دولۃ الاسلامیہ** کے خلاف لڑ رہے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ اور نفاذ شریعت کے جھوٹے دعوے بھی کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ ایسا نہیں پائیں گے کہ اس نے اپنی مقبوضہ ایک بالشت بھر جگہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی شریعت کا نفاذ کیا ہو۔ دراصل ان کا مقصد صرف لوگوں کو راضی کرنا ہے۔ اگرچہ اس سے لوگوں کا رب ناراض ہی کیوں نہ ہو جائے۔ جیسا کہ **جبھۃ الجولانی** کا معاملہ ہے ((اس سے مراد جبھۃ النصرۃ ہے جو کہ پرانے درست منہج سے ہٹ چکی ہے۔ اس کے غدار امیر ابو محمد جولانی کی طرف نسبت سے اس کو جبھۃ الجولانی کہا گیا ہے۔ از مترجم))۔ یہ تو معلوم ہے کہ یہ تمام گروہ صحوات ہیں۔ اللہ انہیں تباہ کرے۔ انہوں نے اپنی تمام میل کچیل اور گندگی صرف ایک معاملے پر اکٹھی کر رکھی ہے اور وہ معاملہ ہے **دولۃ الاسلامیہ** سے قتال کرنا۔

((صَحوات بیداری کے نام پر بننے والے وہ گروہ ہیں جن کے قیام کا مقصد اسلام نہیں۔ بلکہ وہ وطن پرستی، قوم پرستی، جمہوریت وغیرہ دنیاوی مقاصد کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان کے قتال کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ نہیں۔ از مترجم))

ہاں ہاں! اِن کی دشمنی میں وہ ٹھیک ہی کر رہے ہیں!!!۔ کیونکہ یہ وہ **دولۃ الاسلامیہ** ہے جس کا عقیدہ خالص ہے، جس کا منہج سیدھا ہے، جس کے مقاصد واضح ہیں، جس کے مجاہدین کا اللہ پر اعتماد ہے اور انہوں نے اس چیز پہ قسم کھا رکھی ہے کہ یہ جنگ تب تک نہیں رکے گی جب تک پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ نہ ہو جاتا اور جب تک مسلمانوں کو عزت نہیں مل جاتی اور قیادت مسلمانوں کی طرف واپس نہیں لوٹ آتی۔ اب جب صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ ان **صحوات** کے فوجیوں کی بیویوں کی نصیحت اور راہنمائی کے لیے میں ایک مضمون لکھوں، کیونکہ مجھے یہی حکم ہے کہ میں نصیحت کروں

مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (الاعراف :164)

تاکہ ہم تمہارے رب کے سامنے عذر پیش سکیں اور اس لیے بھی کہ شائد یہ لوگ تقویٰ اختیار کر سکیں۔

یہ سب ہم ان **صحوۃ سپاہیوں کی بیویوں** کے لیے لکھ رہے ہیں جو سیکولر قسم کے نظریات کے حامل ہیں۔ اور جنہوں نے واضح یا خفیہ طور پر قانون بنانے کا اختیار جمہوریت یا لوگوں کی خواہشات کو دے رکھا ہے۔ اور جبکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا(الکہف:26) **اور اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔**

اور ہم یہ ان **صحوۃ سپاہیوں کی بیویوں** کے لیے بھی لکھ رہے ہیں جو سپاہی ظاہری طور پر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اپنے سیکولر بھائیوں کی خاطر اپنی گردنیں پھنسائے بیٹھے ہیں اور موحدین کے خلاف قتال کے لیے اپنی ہر قیمتی چیز حتیٰ کہ جان بھی ہتھیلی پہ لیے ان کی خدمت اور نصرت میں پیش پیش ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ (المائدۃ:51) **اور اگر تم میں سے کوئی ان کا اتحادی بنے گا تو یقیناوہ انہی میں سے ہے۔**

کتب تاریخ میں پائے جانے والے انتہائی خوبصورت اور دلنشین واقعات میں سے ایک واقعہ زینب (بنت رسول ﷺ) اور ان کے خاوند ابو العاص ابن الربیع کا ہے۔ یہ دونوں نکاح اور محبت کے بندھن سے جڑے ہوئے تھے مگر کفر و شرک اور اسلام کے تفاوت نے انہیں جدا کر دیا۔ ابو العاص نے زینب (رضی اللہ عنھا) سے نکاح کیا جو کہ انکی خالہ خدیجہ (رضی اللہ عنھا) کی بیٹی تھیں۔ جب نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) اور ان کی بیٹیاں آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں اور آپ کے دین کی پیروی شروع کر دی۔ ان بیٹیوں میں سے ایک بیٹی زینب (رضی اللہ عنھا) تھی۔ زینب (رضی اللہ عنہا) کے خاوند نے اسلام قبول نہ کیا اور کفر و شرک پر ہی ڈٹے رہے۔ ایسے میں اسلام نے ان شادی شدہ جوڑوں میں تفریق کا حکم دے دیا جن میں سے ایک فرد مسلمان تھا اور دوسرا کافر۔ مگر ابو العاص نے زینب (رضی اللہ عنھا) کو اپنے پاس مکہ میں ہی رکھے رکھا۔ پھر جب اللہ نے چاہا تو ابو العاص بدر کی جنگ میں مسلمانوں کے قیدی بن گئے۔ مکے کے لوگوں نے اپنے اپنے رشتہ دار قیدیوں کو چھڑوانے کے فدیے بھیجے۔ اب یہاں سے آگے کا واقعہ آپ ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنھا) کی زبانی سنیے۔ وہ فرماتی ہیں:۔

"جب مکہ والوں نے اپنے اپنے رشتہ دار قیدیوں کو چھڑوانے کے لیے فدیے بھیجے تو زینب بنت رسول ﷺ نے بھی ابو العاص کو چھڑوانے کے لیے فدیے کے طور پہ کچھ دولت بھیجی۔ زینب (رضی اللہ عنھا) نے بطور فدیہ ایک ہار بھیجا جو کہ خدیجہ (رضی اللہ عنھا) نے زینب کو شادی کے بعد رخصتی کے وقت پہنایا تھا۔"

عائشہ (رضی اللہ عنھا) فرماتی ہیں:۔ "جب اللہ کے رسول ﷺ نے یہ ہار دیکھا تو انہیں زینب (رضی اللہ عنھا) پر بہت زیادہ ترس آیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا:۔ "اگر تم چاہو تو زینب (رضی اللہ عنھا) کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کا فدیہ بھی واپس کر دو" صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا:۔ "کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ" پھر صحابہ نے ابو العاص کو آزاد کر دیا اور زینب (رضی اللہ عنھا) کا ہار بھی واپس کر دیا۔ **(رواہ احمد وابو داؤد: کتاب الجهاد، باب في فداء الأسير بالمال)**

اور یہیں پر یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو العاص کو اس شرط پر رہا کیا کہ وہ مکہ پہنچ کر زینب (رضی اللہ عنھا) کو واپس (ان کے والد کے پاس مدینہ) بھیج دیں۔ کیونکہ اب قانونی اور شرعی لحاظ سے وہ انکی بیوی نہیں رہی جب تک کہ ابو العاص مشرک ہیں (تب تک وہ ان کے لیے حلال نہیں)۔ ابو العاص نے ایسا ہی کیا اور زینب (رضی اللہ عنھا) دار الاسلام مدینہ آ گئیں۔ زینب نے مکہ چھوڑا تو اللہ کی محبت میں چھوڑا اور اس کے حکم کے آگے سرنگوں ہو کہ چھوڑا۔ انہوں نے اپنے خاوند اور اس کی صحبت کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عظمت کے سامنے کچھ نہ سمجھا۔ کیونکہ:

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (الاحزاب :36)

کسی مومن مرد اور عورت کے لیے یہ کسی صورت جائز نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کا حکم آ جائے تو ان کے لیے کوئی اختیار باقی رہے۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ بڑی واضح گمراہی میں جا پڑتا ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ابو العاص کا دل حق کے لیے کھول دیا۔ بیوی (زینب) کی ہجرت کے کئی سال بعد جب ابو العاص نے بھی اسلام قبول کر لیا تو نبی ﷺ نے زینب انہیں لوٹا دی۔

آگے چلیے! یہ ام سلیم بنت ملحم ہیں یہ بھی ایک کافر کو نکاح سے انکار کر دیتی ہیں اور شرط یہ رکھتی ہیں کہ اگر تم اسلام قبول کرو گے تو تب شادی کروں گی۔ یہی نہیں! بلکہ میرا حق مہر بھی صرف تمہارا اسلام قبول کرنا ہو گا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

ابو طلحہ نے ام سلیم (رضی اللہ عنھا) کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیم (رضی اللہ عنھا) نے کہا: "اللہ کی قسم آپ جیسا شخص ہرگز ٹھکرایا نہیں جا سکتا مگر اے ابو طلحہ آپ کافر ہو اور میں مسلمان عورت ہوں اور یہ میرے لیے حلال نہیں ہے کہ میں آپ سے شادی کروں۔ ہاں اگر آپ اسلام قبول کر لو تو (میں شادی کر لوں گی) اور آپ کا اسلام لانا ہی میرا حق مہر ہو گا۔

(نسائی، کتاب النکاح، باب التزویج علی الاسلام۔ ابن حبان، حدیث #7178)

جی جناب! یہ ہے اسلام یہ پکار پکار کر بالکل واضح طور پر اعلان کرتا ہے:۔

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۔(الممتحنہ:10)۔

نہ تو یہ مسلمان عورتیں ان کافر مردوں کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ کافر مرد ان مسلمان عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

اسلام کے ساتھ کوئی کفر چل سکتا ہی نہیں، توحید اور شرک ہرگز اکٹھے نہیں رہ سکتے، ایمان اور نفاق کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ یہ چھوٹا سا مسلمان گھرانہ مسلم امت کی بنیاد ہے۔ اس جوڑے اور ان کی اولاد کی مثال اس پودے کی طرح ہے جو شاخیں نکالتا ہے اور پھر انہیں طاقت ور بناتا ہے اور پھر وہ شاخیں بھی اپنے تنوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ یہ پودا دیکھنے میں خوبصورت ہے اور اس کا پھل بھی بہت مزیدار ہے۔ اب اگر اس پودے کی مٹی میں (توحید کی پاکیزہ برکت کی بجائے) کفر و شرک کی زہریلی گندگی آ جائے تو کیسے ممکن ہے کہ یہ پودا سیدھا کھڑا رہ پائے اور خوش شکل، خوش نما، خوش ذائقہ بن سکے!؟!۔ یہ ناممکن ہے۔

ان صحوۃ سپاہیوں کی بیویوں کو دیکھا جائے تو یہ تین قسم کی ہیں۔

پہلی قسم:۔ ان میں سے کچھ ایسی ہیں جنہیں اپنے خاوند کے عقیدہ اور ایمان کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہیں فرق نہیں پڑتا کہ ان کا خاوند رات کو مسلم ہو اور صبح کافر ہو جائے۔ وہ اسے بحر اتداد میں تیرتا دیکھ کر بھی متفکر و حیران نہیں ہوتیں۔

دوسری قسم:۔ اور ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جو اپنے خاوند کے کفر کو جانتی ہیں مگر صرف اس لیے اپنے خاوند کے ساتھ رہے جاتی ہیں کہ وہ ان کے تشدد سے ڈرتی ہیں۔

تیسری قسم:۔ جبکہ کچھ تو ان میں سے ایسی ہیں جو اپنے خاوند کے ہر کام میں اس سے متفق ہوتی ہیں بلکہ وہ اس کو مدد اور طاقت بھی فراہم کرتی ہیں۔

پہلی قسم والی عورت:۔

پہلی قسم والی عورت کو میں کہتی ہوں کہ: او اللہ کی بندی! اگرچہ قیامت کے دن ہر ذمہ دار (کفیل) بندے کے اپنے عملوں کا ذمہ دار خود اسی کو ہی ٹھہرایا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا (مریم:95) **اور ان میں سے ہر کوئی اپنے رب کے سامنے قیامت کے دن تنہا حاضر ہو گا۔**

مگر تمہارے لیے بھی یہ کسی صورت جائز نہیں ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ ایک ہی چھت تلے رہو جس نے اسلام کا ہار اپنے گلے سے اتار دیا ہے۔ تمہارے درمیان جو نکاح کا بندھن تھا وہ (اس کے کفر کی وجہ سے) اسی وقت ٹوٹ چکا جب اس نے دین اسلام سے ارتداد اختیار کیا۔ لہذا تبھی وہ تمہارا شرعی خاوند نہیں رہا اور کبھی بھی نہیں بن سکے گا (جب تک وہ کفر سے تائب نہیں ہو جاتا)۔ اور اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تم سے وہ سب حاصل کر پائے جو ایک شرعی خاوند اپنی بیوی پہ حق رکھتا ہے۔ کیونکہ اب وہ تمہارے لیے نامحرم و اجنبی بن چکا ہے سوائے اس کے کہ اس سے توبہ کروائی جائے اور وہ نئے سرے سے اسلام میں داخل ہو۔ تم اب یہ ذہن میں رکھو کہ اس کے ساتھ اب کسی بھی قسم کا تعلق شرعی طور پر ناجائز ہو گا۔ بلکہ زنا شمار ہو گا۔ لہذا خبردار رہو!!!

تم کہہ سکتی ہو کہ بہت سے مسائل ہیں جن کی وجہ سے آپ اس سے الگ نہیں ہو رہی۔ مثلاً

پہلی بات تو بچوں کی ہو گی کہ اگر آپ علیحدہ ہوئی تو وہ بچوں کو چھین لے گا، ملنے نہیں دے گا اور آپ اس معاملے میں کمزور ہو۔

دوسری بات معاشی سہارے کی ہو گی۔ کیونکہ وہی اکیلا کماتا ہے اور آپ پر خرچ کرتا ہے۔ آپ خود نہیں کماتی لہذا آپ کا گزارا کیسے ہو گا۔

تیسری بات خاندان کی ہو سکتی ہے کہ آپ کا خاندان نہیں ہے۔ یا خاندان تو ہے مگر وہ بھی اسی صحوۃ کے جھنڈے کی پیروی کرتے ہیں۔ آپ خاوند اور اپنے خاندان کے درمیان پھنس گئ ہو۔۔۔۔۔

میں کہتی ہوں کہ اگرچہ میں آپ کے احساسات کو سمجھ سکتی ہوں، آپ کی ممتا کو محسوس کر سکتی ہوں، آپ کے خاندان سے الگ ہونے کے ڈر کو جانتی ہوں حتیٰ کہ آپ کی غربت اور فقیری کو بھی دل سے محسوس کرتی ہوں مگر مجھے معلوم نہیں کہ آپ کا اللہ کے سامنے کیا عذر مقبول ہو گا۔ جس کا فرمان ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (التوبہ:24)

اے نبی ﷺ فرما دیجیے کہ اگر تمہارے باپ دادا، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں، وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہنے کے مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو۔۔۔ تمہیں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

پس تمہاری ان میں سے کوئی بھی وجہ تمہیں اللہ کے سامنے جوابدہی سے نہیں بچا سکتی۔ بہر کیف تمہیں اپنے مالک سے اور اس کے غصے سے ڈرنا چاہیے اور اپنے رب کی اطاعت میں اس مرتد خاوند کو چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر وہ (اللہ) تمہیں اس سے بہتر عطا فرمائے گا اور اپنی عطا اور نوازشات کی وہاں وہاں سے برسات فرمائے گا جہاں سے تم سوچ بھی نہیں سکتی اور وہ تمہارے بچے بھی تمہاری طرف لوٹا دے گا اگر ان میں کوئی خیر ہوئی۔ بالکل ویسے ہی جیسے اس نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا اگرچہ تھوڑا وقت لگا۔ لیکن اگر تم اس کی بجائے اس کافر شخص کے ساتھ رہنے کو معمولی سمجھو جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے اور اس نے اپنی

فری سیرین آرمی کے غنڈے جو جمہوریت کے لیے لڑتے ہیں

آخرت کسی اور کی دنیا کی خاطر بیچ ڈالی ہے اور جو موحدین سے قتال کرتا ہے اور دنیا میں فساد پھیلاتا ہے۔۔۔ تو پھر جان لو کہ تمہیں اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

اگر کوئی بندہ اللہ کی خاطر کوئی بھی چیز چھورتا ہے تو اللہ اس کو بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے۔ اور وہاں سے عطا فرماتا ہے جہاں سے بندے کو امید بھی نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی بندہ کسی بری چیز کو ہلکا اور معمولی سمجھتا ہے یا اسے ایسے طریقے سے حاصل کرتا ہے جو درست نہیں ہوتا تو اللہ اس بندے کو اس سے بھی بری چیز دیتا ہے اور وہاں سے دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔

(حلیۃ الاولیاء لابي نعیم الأصبهاني۔ جلد 1۔ ذکر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

دوسری قسم والی عورت :۔

اسی طرح اس عورت کی حالت ہے جو اپنے صحوۃ خاوند کے ساتھ اس وجہ سے رہ رہی ہے کہ وہ اس کے تشدد سے ڈرتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اللہ کی ہدایت کا راستہ چھوڑ چکا ہے۔

ایک نہایت شریف اور معزز مہاجرہ نے ہمیں بتایا کہ مجھے اور میرے خاوند کو ایک چیک پوائنٹ پر روکا گیا جو کہ جبھۃ الجولانی کی تھی۔ انہوں نے ہمیں نام نہاد "لواء التوحید" کے لڑکوں کے حوالے کر دیا جبکہ ان نام نہاد لواء التوحید والوں کا توحید سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ انہوں نے میرے خاوند کو کسی نامعلوم جگہ بھیج دیا اور مجھے ایک ایسے گھر میں پھینک دیا جسے وہ اپنے دشمنوں کے لیے بطور جیل استعمال کرتے تھے (ایسے اور بھی کئی گھر تھے)۔ روزانہ ایک عورت ہمیں دوپہر کا کھانا دینے آتی۔ شروع شروع میں تو وہ میرے ساتھ بالکل نہیں بولی۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ ڈری ہوئی اور پریشان لگ رہی ہے۔ وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کہ وہ جلدی جلدی سے کھانا زمین پر رکھ کر چلی جاتی تھی۔ ایک ایک کر کے دن گزرتے گئے اب میں نے دیکھا کہ وہ میرے ساتھ کچھ بدلا بدلا رویہ رکھنے لگی ہے وہ ایسے کہ اب وہ مجھ سے کچھ نہ کچھ باتیں کرنے لگی تھی اور کچھ معاملات کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا شروع ہو گئی تھی۔ بہر حال ان باتوں سے اسے یہ پتا چل گیا کہ میں مہاجرہ ہوں اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ اس گدھے کی بیوی ہے جو تقریبا روزانہ میرے پاس آتا ہے تا کہ وہ مجھے ڈانٹے اور مجھے میرا دین سکھائے یا کچھ ایسا ہی جو کہ وہ دعویٰ کرتا تھا۔ ایک دن اس عورت نے مجھے پوچھا کہ یہ (اس کے خاوند کی جماعت) مخصوص آپ لوگوں (دولۃ الاسلامیہ) ہی سے کیوں قتال کر رہے ہیں؟ تو میں نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا اور اسے بتایا کہ

جبہۃ الجولانی کے صحوۃ سپاہی

کن وجوہات سے یہ ہمارے خلاف اتنی گہری دشمنی اور نفرت رکھتے ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ ہم اللہ کی زمین پر اللہ ہی کے قانون کا نفاذ چاہتے ہیں۔ یہ وہ بڑی وجہ ہے جس نے ہمیں ان کا دشمن بنا دیا ہے اور وہ اسی وجہ سے ہم سے لڑتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ میری باتیں سنتی رہی پھر وہ بولی: مجھے پتہ ہے کہ میرا خاوند غلط ہے اور مجھے علم ہے کہ اسکی حرکتوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ میں تمہاری یہاں سے بھاگنے میں مدد کروں مگر مجھے ڈر ہے کہ مجھے قتل کر ڈالے گا۔ وہ ایک مجرم ہے۔

جی ہاں! وہ اس سے ڈرتی تھی کہ کہیں وہ اسے قتل نہ کر ڈالے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ غنڈہ ہے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ گمراہی پر ہے۔ مگر "ڈر" نے اسے اپنے آپ کو اس دنیا اور آخرت میں بچانے سے روکے رکھا۔ یہ کیسا ڈر ہے جس کی وجہ سے آپ اپنی آخرت برباد کر رہی ہو!!! جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (التوبة: 13)

کیا تم ان سے ڈرتے ہو جبکہ اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

یہ کیسا خوف ہے جو آپ کو اس شخص کے ساتھ رہنے دیتا ہے جو اللہ کے ولیوں سے دشمنی کرتا ہے حالانکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ (بخاری : كتاب الرِّقَاقِ ۔ بَاب التَّوَاضُعِ)

(اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ) جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو میں بھی اس کے خلاف اعلان جنگ کر چکا۔

اور بھلا یہ کیسا ڈر ہوا جو آپ کو جبھۃ الجولانی کے غنڈے کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے رہنے پر آمادہ کر دیتا ہے جو کہ آپ کے لیے حلال نہیں نہ ہی آپ اس کے لیے حلال ہو۔ کجا یہ کہ آپ اس کے بچوں کو جنم دو، اس مرتد کے بچوں کو جو کہ آپ کے لیے اجنبی ہے۔ اللہ کی قسم ہر مومنہ عورت پہ یہ فرض ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے کسی دشمن کے تحت زندگی گزارنا اپنے اوپر ساری دنیا کے تباہ ہو جانے سے بھی زیادہ مشکل سمجھے۔ میں تو اکثر اوقات یہ سوچ سوچ کہ حیران ہوتی رہتی ہوں کہ کیا ان طواغیت کی بیویوں میں سے اور ان کے سپاہیوں کی بیویوں میں سے کوئی بھی سمجھدار عورت نہیں؟؟؟ کیا ان میں سے کسی میں آسیہ علیہ السلام کا ساجذبہ نہیں!؟ وہی آسیہ جس کے متعلق قرآن میں وحی کا نزول ہوا اس کی تعریف کی گئی اور قیامت تک اس کی عظمت کے ذکر کی تلاوت ہوتی رہے گی: وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۔(التحريم: 11)

اور اللہ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ جب اس نے کہا: اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے اس ظالم قوم سے بچا لے۔

جی ہاں! یہ وہی آسیہ ہے جس کا ذکر نبی ﷺ نے ان الفاظ میں کیا:

كَمَلَ مِنْ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

(بخاری: كِتَاب أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ۔ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى { وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنْ الْقَانِتِينَ })

مردوں میں سے بہت سے کامل مرد گزرے ہیں مگر عورتوں میں سے کامل صرف آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران بھی گزری ہیں اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پہ ایسی ہے جیسی ثرید کو دوسرے کھانوں پہ۔

(ثرید ایک بہت اعلیٰ درجے کی لذیذ ڈش ہے۔ جسے گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر بنایا جاتا ہے۔ یہ نبی ﷺ کو پسند تھی)

یہ وہی آسیہ ہے جس کے لیے ساری دنیا کی نعمتیں بچھ گئی تھیں مگر اس کی روح نے انہیں ناپسند کیا اور ٹھکرا دیا۔ کیونکہ اس نے اس فانی دنیا کے مقابلے اخروی اور بہتر دنیا کے لیے شدت سے خواہش کر لی تھی۔ اس جنت کے لیے خواہش جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو نیکوکاروں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اسے نہ ہی دنیا کی حکمرانی نے للچایا نہ ہی دنیاوی عزت نے اور نہ ان سب محلات اور خزانوں نے جو اس کے خاوند کی ملکیت تھے۔ اس نے کہا: "رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" پھر اس نے وہ پالیا جو اس نے چاہا۔

جیسا کہ امام البغوی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: مفسرین نے کہا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو شکست دے دی تو فرعون کی بیوی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی جب فرعون کو اس کے اسلام لانے کا پتہ چلا تو اس نے آسیہ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چار میخوں کے ساتھ باندھ دیا اور تپتی دھوپ میں چھوڑ دیا۔ سلمان کہتے ہیں کہ فرعون کی بیوی کو سورج کی تپش سے اذیت دی جاتی پر جب وہ چلے جاتے تو فرشتے اس پر سایہ کرتے پھر جب اس نے کہا: "رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" تو اللہ نے اسے دنیا میں ہی اس کا جنت والا گھر دکھا دیا اور اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ فرعون نے حکم دیا کہ ایک بڑا پتھر آسیہ علیہا السلام پر پھینکا جائے مگر جب وہ پتھر لے کر آئے تو آسیہ علیہا السلام نے یہ دعا کی "رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" تو اس نے جنت میں اپنا گھر دیکھا جو کہ سفید موتیوں سے بنا ہوا تھا اور اسی اثناء میں آسیہ علیہا السلام کی روح قبض کر لی گئی۔ تو جب ان کے جسم پر پتھر پھینکا گیا تو جسم میں روح نہیں تھی اور اس پتھر کی انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حسن بن کیسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی کو جنت کی طرف اٹھا لیا اور وہاں کھاتی پیتی ہے۔ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ **اور نجات دے مجھے فرعون اور اس کے عمل سے**۔ مقاتل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: اس کے عمل سے مراد شرک ہے اور ابو صالح رویت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ اس کے عمل سے مراد فرعون کا آسیہ کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرنا تھا۔ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ **اور نجات دے مجھے اس ظالم قوم سے**۔ اس میں ظالمین سے مراد کفار ہیں۔ **(بغوی کا کلام ختم ہوا۔ معالم التنزيل في تفسير القرآن فی تفسیر سورۃ التحریم آیۃ 11)**

تیسری قسم والی عورت:۔

جہاں تک تعلق ہے اس عورت کا جو اپنے خاوند کی حالت ارتداد کے متعلق جانتی ہے اور اس کی اللہ کے بندوں کے خلاف مجرمانہ حرکتوں اور اس کے کفار کا اتحادی بننے اور ان کی مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنے کا علم رکھتی ہے۔ مزید برآں وہ اس کے

ان کرتوتوں سے خود بھی اتفاق کرتی ہے، اس کا دفاع کرتی حتیٰ کہ اپنی دولت اور رائے سے اس کی نصرت اور معاونت بھی کرتی ہے، تو میں اسے مندرجہ ذیل واقعہ سناتی ہوں۔

یہ واقعہ المختار ابن ابی عبید الثقفی کی دو بیویوں کا ہے۔ یہ وہ کذاب تھا جس نے کفر کیا اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اس کا سر قلم کروایا تو اس کی دو بیویاں وہاں پر موجود تھیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ انکے متعلق بیان کرتے ہیں؛ مصعب رضی اللہ عنہ نے ام ثابت بنت سمرہ بن جندب سے اس کے خاوند المختار کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: میں اس کے بارے میں اس کے علاوہ کیا کہہ سکتی ہوں جو کہ تم بھی کہتے ہو۔ تو مصعب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اس کی دوسری بیوی عمرۃ بنت النعمان بن بشیر کو بلایا اور پوچھا تم اپنے خاوند کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ اس پر رحم کرے وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا، تو مصعب رضی اللہ تعالیٰ نے اسے جیل میں ڈال دیا اور اس کے بھائی کو لکھ بھیجا کہ وہ کہتی ہے کہ مختار نبی تھا۔ اس کے بھائی نے جواب میں لکھا کہ اسے نکالیں اور قتل کر دیں۔ سو انہوں نے اسے نکالا اور شہر کے نواح میں لے گئے۔ پھر اسے اتنا مارا کہ وہ مر گئی۔ (البدایہ والنہایہ۔ جلد 8۔ صفحہ 318۔ باب مقتل المختار بن ابی عبید)

لہٰذا خبردار! اے اللہ کی بندی!:

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (الانعام: 132)

اور تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کے عمل کے حساب سے درجہ ہے اور تمہارا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ (ابراہیم: 42)

اور ہرگز ایسا مت سمجھو کہ اللہ ظالموں کے کاموں سے بے خبر ہے۔ بلکہ وہ تو صرف انہیں اس دن کے لیے ڈھیل دے رہا ہے جس دن آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی۔

اور (اللہ آپ کو ہدایت دے) یہ مت سوچو کہ لمبی ڈاڑھی ہونا یا قندھاریہ پہننا انسان کو تکفیر سے بچا دیتا ہے اور آپ کے خاوند کو معصوم عن الخطا بنا دیتا ہے۔ کتنے ہی گھنی ڈاڑھیوں والے ایسے ہیں کہ جنہوں نے جام ارتداد کو آخری قطرے تک پیا اور انہوں نے کفار کے ساتھ اتحاد کیا اور صالحین کے خلاف قتال کیا۔ انہیں (گھنی ڈاڑھی والوں کو) جب اللہ نے حکومت و تمکن سے نوازا تو انہوں نے شریعت کو پس پشت ڈال دیا اور ایک گھنٹے کے لیے بھی انہوں نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کو نافذ نہیں کیا حتیٰ کہ جب زنا کا ارتکاب کرنے والی عورت کا معاملہ درپیش آیا تو انہوں نے اسے گولیاں مار کر قتل کیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ اس پر بدکاری کا الزام تھا۔ ((شرعی حکم کا اعلان کر کے شرعی حد نہیں لگائی۔ از مترجم))۔ وہ کھلم کھلا سچ بولنے اور حق کا اظہار کرنے سے بھی ڈرتے ہیں کہ مبادا انہیں کوئی آفت نہ آن گھیرے۔

یہ وہ ڈاڑھیاں ہیں جنہوں نے اپنے دین کے اصول و مبادی پر سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اسے بالکل چھوڑ دیا جب انہوں نے مسلمانوں کے خلاف کفار و مرتدین کی مدد کی۔ اور حال ہی میں انہوں نے امت کے سامنے آنے سے انکار کر دیا سوائے اس کے کہ وہ روایتی شامی کپڑوں میں ملبوس ہوں۔ مشروط امداد حاصل کرنے والی اپنی اتحادی تنظیموں کو دیے جانے والے ایک پیغام میں اس نے ایک بیان دیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ:

"ہم قوم پرست ہیں، ہمارا مسئلہ صرف شام ہے کوئی اور خطہ نہیں۔ ہم شامی دروزیوں کو امن فراہم کرتے ہیں اور عراقی موحدین سے لڑتے ہیں۔ لہذا ہم سے خوش ہو جاؤ آپ کو ہم سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہم سائکس پیکو سرحدوں کو ہرگز نہیں پھلانگیں گے جو کہ آپ کے لیے صلیبیوں نے بنائی تھیں۔ اور یہ سب ہم آپ کی عزت و کرامت کی خاطر کرتے ہیں تا کہ آپ کے غصے سے بچ سکیں اور تا کہ آپ کی رضا اور خوش نودی حاصل کر سکیں۔" (اس سے مراد دولۃالاسلامیہ اور امت اسلامیہ سے غداری کرنے والے جبھۃ النصرۃ کے لیڈر ابو محمد جولانی کا بیان ہے۔ جو کہ اس نے الجزیرہ ٹی وی کو دیے جانے والے انٹرویو میں دیا تھا۔ اس کے "دروزیوں" کے متعلق موقف کو دابق کے اسی شمارہ نمبر 10 کے ہی ایک مضمون "The Allies of al-Qā'idah in Shām: Part 3" میں زیر بحث لایا گیا ہے۔)

او اللہ کی بندی! اس نے آپ کو دھوکہ دے دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی خاطر قتال کرتے ہیں اور اس کی شریعت کو نافذ کریں گے یہ کیسے ممکن ہے!؟! جبکہ انہوں نے ہر کافر و فاسق کو دوست بنا رکھا ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو شریعت کے نفاذ کا دعویٰ ہی نہیں کرتے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو شریعت تو چاہتے ہیں مگر ایسی شریعت جو عوامی مطالبات کے مطابق ڈھال دی گئی ہو۔ لہذا جتنی شریعت ان کے مفاد پہ پوری اترتی ہو یہ صرف اسے نافذ کرتے ہیں اور جو ان کے مفاد اور خواہشات پہ پوری نہ اترے تو وہ اسے پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں اور آج ان میں سے لمبی ڈاڑھی والے اور کلین شیو میں کوئی فرق نہیں رہا اور نہ ہی کسی حافظ قرآن اور ملحد زندیق میں کوئی فرق باقی رہ گیا ہے۔ یقیناً آپ (اللہ آپ کو ہدایت دے) ایک ایسے شخص کو اپنا خاوند مانتی ہو جو اس بات پر راضی ہے کہ صلیبی طیارے اس کے علاقوں میں مسلمانوں پر موت کی آگ برسانے کے لیے پرواز کرتے رہیں۔ بے بس و بے کس مسلمان عورتوں اور بچوں پر۔ اور کتنی ہی مرتبہ یہ اپنی واکی ٹاکیز (وائرلیس) پر انتہائی خوشی اور سرمستی کا اظہار کرتے سنے گئے جب انہوں نے صلیبی طیاروں کو مسلم آبادیوں پر بمباری کرتے دیکھا۔ یقیناً آپ اس خاوند کی خدمت میں مصروف ہو جو صرف "عربوں"، "مشرق" یا "عوام" کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ اسے رب ذوالجلال کو خوش کرنے سے کوئی سروکار نہیں۔ آپ خود کو اس کی خدمت میں تھکاتی ہو۔ اس کی خاطر برداشت کی جانے والی یہ ساری تھکن قیامت کو کسی کام نہیں آئے گی۔ رائیگاں جائے گی۔

کسی صحوۃ سپاہی کی بیوی جو اپنے خاوند کی حقیقت جانتی ہے وہ جب میری تحریر پڑھے تو شائد اس کو میرے ان کلمات کی وجہ سے شدید دھچکا لگے۔ لیکن میں اسے کہتی ہوں کہ اللہ کی قسم میں صرف ایک ہمدرد ناصحہ ہوں۔

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (هود:88)

(جیسا کہ ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ) مجھ میں جتنی ہمت و استطاعت ہے میں تو صرف اس کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ اور مجھے توفیق بخشنے والا تو صرف اللہ ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور مجھے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اور اگر آپ سچائی اور راہ راست کی طلبگار ہو تو تحقیق کرو، چھان بین کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرے گا اور جان لو کہ آپ کے لیے صرف دو راستے ہیں، تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔

ایک: آپ اپنے خاوند کو سمجھاؤ۔ اسے اللہ کا خوف دلاؤ۔ اسے اللہ کی یاد دلاؤ۔ اگر وہ باز آجاتا ہے اور نادم ہو جاتا ہے، توبہ کر لیتا ہے تو یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

دوسرا: اگر وہ اپنے گناہ پر تکبر و نخوت کا اظہار کرتا ہے اور اس کا تکبر اس کو گناہ سے تائب نہیں ہونے دیتا۔ تو آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ اسے اس دنیا میں چھوڑ دو تاکہ آپ آخرت میں کامیاب ہو سکو۔

اور یہاں میں آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ آپ ہماری طرف ہجرت کر لو اور دولۃ الاسلامیہ کی مبارک سرزمین کی طرف آجاؤ۔ کیا آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتی ہو؟ کیا آپ نہیں چاہتی کہ آپ ایسی سرزمین میں زندگی گزارو جہاں اللہ ہی کا قانون نافذ ہو، کسی غیر کا نہیں۔ تو آجاؤ!!! دار الاسلام کی طرف راستہ تلاش کرو۔ اور میں آپ کو ہر مسلم مرد اور عورت پہ عائد یہ فریضہ یاد دلاتی ہوں یعنی دار الکفر سے دار السلام کی طرف ہجرت کا فریضہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء:97)

یقیناً جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہوتا ہے تو جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ تم کن لوگوں میں رہ رہے تھے؟ تو وہ لوگ وقت نزاع جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ تو اس بات پہ فرشتے انہیں کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین بہت وسیع نہیں تھی؟ تم نے ہجرت کیوں نہیں کی؟۔۔۔ پس یہی لوگ ہیں کہ جن کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ جہنم رہنے کے لحاظ سے بہت ہی بری جگہ ہے۔

امام ابن کثیر کہتے ہیں:۔ اس آیۂ مبارکہ کا حکم عام ہے اور اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے جبکہ وہ ہجرت کرنے پر قادر بھی ہے۔ اور وہ وہاں دین کو قائم نہیں رکھ سکتا تو وہ اپنے جان پر ظلم کرنے والا ہے اور حرام کا مرتکب ہے۔ اس پر اجماع ہے۔ اس آیت کی رو سے جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں " إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ" تو یہاں ظلم سے مراد ہجرت نہ کرنا ہے۔ تو ایسے لوگوں سے جب نزع کے عالم میں فرشتے کہتے ہیں" فِيمَ كُنْتُمْ "تم یہاں کیوں ٹھہرے رہے؟ اور ہجرت کیوں نہ کی؟ تو یہ جواب دیتے ہیں" كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ "یعنی ہم اپنا شہر، ملک چھوڑ کر دوسرے شہر، ملک نہیں جاسکتے تھے۔ تو اس کے جواب میں فرشتے کہتے ہیں" أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" کیا اللہ تعالیٰ کی اس بات کا انتظار نہ کرو کہ تم سے پہلے دوسرے صحوۃ سپاہیوں کی بیویوں میں سے کوئی عورت تم سے پہلے ہجرت کرے۔ بلکہ تم ان سب کے لیے ایک اسوۃ اور مثال بنو اور یہ کتنا بڑا اعزاز ہو گا کہ تم ان کی پیش رو بن سکو۔ اس امت کی سب سے پہلی مہاجرہ کے بارے میں سلف کا اختلاف ہے کچھ نے کہا ہے کہ وہ پہلی مہاجرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں دوسروں نے کہا ہے کہ عورتوں میں سے سب سے پہلی مہاجرہ لیلیٰ بنت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

اور جان لو کہ تم ایسے خاوند کی پیروی کر رہی ہو جو کہ کل کو تم سے برأت کا اظہار کر دے گا:

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ (166)

جب وہ لوگ کہ جن کی پیروی کی جاتی تھی اپنے پیروکاروں سے برات اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ہر قسم کے اسباب وذرائع ان سے ٹوٹ جائیں گے۔

بے شک آپ جان لو کہ بے بسوں بے کسوں کا اکیلا اللہ ہی مالک ہے اور ڈر کے وقت وہی پناہ دینے والا ہے۔ وہی مدد مانگنے والوں کا سہارا ہے۔لہذا ابھا گو!!!! جلدی کرو عزت اور کرامت والی حکومت" دولة الاسلامیة " کی طرف آجاؤ۔ اگرچہ آپ کو اپنی آخرت بچانے کے لیے اپنی ساری دنیا قربان کرنی پڑے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

مفید روابط

باب الاسلام فورم

http://203.211.136.154/

http://islamdoor.net/

دعوت حق ویب سائٹ

http://dawatehaq.net